صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 29۔ اگست 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 29۔اگست 2015ء 13 ذیقعد 1436 ہجری 29 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 197

انہیں لڑائی پر مجبور کیا گیا

ڈے۔لیسی اولئیری University of Bristol میں عربی کے پروفیسر تھے اور اسلام اور مشرقی علوم کے بارہ میں لکھنے والے مصنفین میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔اپنی کتاب میں رسول اللہ ﷺ پر جبر کے الزام کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

کیا یہ جنگی طرز عمل محمد (ﷺ) کے منصوبہ کا حصہ تھا؟ اس کا جواب یقینی طور پر نفی میں ہی ہے۔اسلام کی ابتدائی فوجی سرگرمیاں آپ کے بنیادی منصوبہ کا حصہ بالکل نہ تھیں۔ان سرگرمیوں میں نبی (ﷺ) اور آپ کے جانشین ہمیں متذبذب اور ہچکچاتے ہوئے نظر آتے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں لڑائی پر مجبور کیا گیا تھا اور وہ ہچکچاتے ہوئے اس میں سبقت لے گئے۔

(Arabic Thoughts and its Place in the History by De lacy O' Leary, Published by Kegan Paul, New York, 1922, page:58)

دنیا میں فساد مذہب کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے مگر الزام مذہب پر لگا دیا جاتا ہے

دین حق کی تعلیم امن و صلح کی تعلیم ہے جس کا کوئی دوسری تعلیم مقابلہ نہیں کرسکتی

جب تک عدل و احسان اور سچی محبت کے معیار قائم نہیں ہوں گے حقیقی امن قائم نہیں ہوسکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا 49ویں جلسہ سالانہ یوکے سے اختتامی خطاب فرمودہ 23/اگست 2015ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 49ویں جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے اختتامی اجلاس میں شرکت کیلئے مورخہ 23/اگست 2015ء کو پاکستانی وقت کے مطابق سوا آٹھ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔حضور انور کی موجودگی میں چند معزز مہمانان نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

تقریباً پونے نو بجے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔اور مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے سورۃ النحل کی آیات 91 تا97 کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔بعدازاں مکرم Farj Odeh صاحب نے حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ پڑھا۔جس کا اردو ترجمہ مکرم نصیر احمد قمر صاحب نے پیش کیا۔اس کے بعد مکرم خالد چغتائی صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ''جمال و حسن قرآن نور......'' ترنم سے پیش کیا۔

احمدیہ پیس پرائز

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ نے پیس پرائز 2015ء کا اعلان کیا۔یہ ایوارڈ 2009ء سے ان افراد کے لئے جاری کیا گیا ہے جو انسانیت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔انہوں نے بتایا اس سال کا ایوارڈ The White Helmets کو دیا جائے گا۔یہ ریسکیو رضا کاروں کا ایک گروپ ہے، جو شام میں ہونے والی بمباری سے زخمی ہونے والے افراد کو طبی امداد مہیا کرتے ہیں اور ان کو ریسکیو کرتے ہیں یہ رضا کار بلا امتیاز سب کی مدد کرتے ہیں۔اور اب تک انہوں نے 22ہزار 693افراد کو ریسکیو کیا ہے اور دن بدن اس تعداد میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔اور اب تک 92رضا کار اس کام کو سرانجام دیتے ہوئے مارے گئے ہیں۔

تقسیم انعامات

بعدازاں حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو اسناد اور میڈلز عطا فرمائے۔اس کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔

خطاب

حضور انور نے تشہد اور تعوذ کے بعد سورۃ النحل کی آیت 91 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے کہ اللہ عدل اور احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا فساد کی وجہ سے پریشان ہے۔اور یہ کہا جاتا ہے کہ اسلامی دنیا میں فساد زیادہ ہے یا مسلمان اس کی وجہ ہیں۔اور پھر یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ مذہب بالعموم اور دین حق بالخصوص نعوذ باللہ فساد کی جڑ ہے۔

میں گزشتہ چند سالوں سے یہ توجہ دلا رہا ہوں کہ دنیا ایک فساد کی حالت میں ہے۔میری باتوں پر بعض اخلاقاً ہاں تو کہتے تھے مگر بعد میں یہی کہتے تھے کہ ترقی یافتہ دنیا کے لئے یہ حالات نہیں ہو رہے۔لیکن آج انہی کے لیڈروں اور دنیا کے حالات پر نظر رکھنے والے کہنے لگ گئے ہیں کہ اب اس فساد سے ترقی یافتہ دنیا بھی محفوظ نہیں۔چنانچہ آج وزیر اعظم برطانیہ کا بیان بھی اس خطرے کا اظہار کر رہا ہے، آسٹریلیا کی وزیر خارجہ نے بھی یہ اظہار کیا ہے۔پس یہ حقیقت ہے کہ دنیا آج ظلم کی لپیٹ میں ہے۔ترقی یافتہ یا پڑھا لکھا طبقہ سمجھتا ہے کہ یہ مذہب کی وجہ سے ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس فساد کا حل مذہب سے دوری ہے اور اس کا بڑا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے اور پریس میڈیا اس میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔کہ مذہب یا تو جاہل اور سست بناتا ہے یا شدت پسند بنا دیتا ہے۔اگر ترقی کرنی ہے تو مذہب سے ہٹ کر ترقی ہوسکتی ہے۔اس غلط نظریے کو پھیلانے کی وجہ سے خدا کا انکار کرنے والوں میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خدا کو بھلا دینے کی وجہ سے دنیا فساد میں مبتلا ہے۔یا پھر تعلیم کو غلط سمجھ کر بھلا دینے کی وجہ سے ہے۔یا پھر اپنے مفادات کے حصول کے لئے خدا کا نام استعمال کرنے کی وجہ سے ہے یا پھر خدا کی ذات پر استہزاء کرتے ہوئے حدوں کو پھلانگنے کی وجہ سے ہے۔اور اپنے نظریات کو ہر ایک چیز پر بالا سمجھنے کی وجہ سے بھی فساد پھیلتا ہے۔انسان اللہ کی مخلوق ہو کر اپنے آپ کو اللہ کے قوانین پر حاکم اور اللہ کے نظام عدل و انصاف کو اپنے بنائے ہوئے قوانین اور نظام عدل و انصاف سے کم تر سمجھتا ہے اور سوال اٹھاتا ہے کہ ہم وقت کی ضرورت کے تحت مذہبی تعلیم کو دنیاوی رسم و رواج اور دنیاوی خواہشات اور دنیاوی قوانین کے تابع کیوں نہیں کرسکتے۔مگر یاد رکھیں کہ اگر تو مذہبی تعلیم بگڑ گئی ہو اور اس کی

باقی صفحہ 2 پر

نماز باجماعت کی غرض

وحدت ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے۔اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کرسکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلّہ کی (۔) میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی (۔) میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں۔اور کل زمین کے (-) سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔''

(لیکچر لدھیانہ۔صفحہ نمبر 281)

☆..................☆..................☆

ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

- مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن
- مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائنا کالوجسٹ
- مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب
ماہر امراض معدہ و جگر

تینوں ڈاکٹرز مورخہ 30۔اگست 2015ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت منداحباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاءالاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

بقیہ از صفحہ 1۔ اختتامی خطاب

بنیادی قدروں اور اصولوں پر انسانی قدروں اور اصولوں کی بالا دستی ثابت ہوتی ہو تو یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔لیکن ہم تو اس کتاب پر یقین رکھتے ہیں جو چودہ سو سال سے محفوظ ہے اور جس کی تعلیم ہر ایک زمانہ کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے۔اور وہ خدا تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔اس کو کیا ضرورت ہے کہ وہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کے پیچھے چلے۔مذہب انسان کو اپنے پیچھے چلانے آتا ہے نہ کہ کسی کے پیچھے چلنے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج دین حق اور قرآن ہر زمانہ کے لئے راہنما ہے بشرطیکہ اس کو سمجھنے کی صلاحیتیں ہوں۔حقوق غصب مذہب نہیں بلکہ مذہب کے نام پر دھوکہ دینے والے کر رہے ہیں۔آج کا فساد مذہب نہیں بلکہ مفاد پرست کر رہے ہیں۔آج کی سب باتیں جو ہو رہی ہیں انسان کا اپنے آپ کو عقل کل سمجھنے اور نیر الہام کے انکار کی وجہ سے ہے۔اور اس کی نشاندہی قرآنی تعلیم ظھر الفساد ...... میں خدا نے فرمادی ہوئی ہے۔پس انسان کے پیدا کردہ اس فساد کی وجہ سے جس سے کوئی باہر نہیں ہے سب اس میں گھرے ہوئے ہیں ایسے حالات میں ظاہر ہے کہ انسان خدا کی پکڑ میں آئے گا۔اور سزا پائے گا۔لیکن خدا انسان کو سزا دے کر خوش ہو کر نہیں بیٹھ جاتا بلکہ خدا تو وہ ہے جو اپنے بندے کے سیدھے راستے پر آنے سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی ایک ماں اپنے گمشدہ بچے کو پانے کے بعد خوش ہوتی ہے۔

اس حالت اور اس زمانہ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس وقت لوگ روحانی پانی کو چاہتے ہیں۔زمین مر چکی ہے یہ زمانہ فساد کا ہو چکا ہے۔روحانیت باقی نہیں رہی اور نہ اس کی تاثیر نظر آتی ہے۔اخلاقی بیماریوں میں ہر چھوٹا بڑا نظر آتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ آسمانی پانی اور نور نبوت کا ظہور ہو۔خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے اس نور کو بھیجا ہے مگر تھوڑے ہیں جو اس نور سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

پس خدا نے مسیح موعودؑ کو اس زمانہ میں بھیجا ہے۔دنیا جس کو پانی سمجھ کر بھاگ رہی ہے وہ سراب ہے۔حقیقی پانی وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اتارا ہے، بجائے اس کے کہ دنیا اس پانی سے پیئے' گندے پانی کو پی رہے ہیں۔دوسرے مذاہب کے لوگ بھی حق کو شناخت کرنے کی بجائے اس سے دور ہو رہے ہیں اور خدا کے وجود سے انکاری ہو رہے ہیں۔گو اہل حق کی اکثریت دین پر دعوے یا اعتقاد کی حد تک تو قائم ہے لیکن لیڈروں نے ان کی عقلوں پر پردے ڈال کر ان کی علمی اور عملی حالتوں میں انتہا کا بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔پھر جب عامۃ الناس ان کی طرف راہنمائی کی طرف جاتے ہیں تو وہاں ان کو خود غرضیوں کے علاوہ کچھ بھی نظر نہیں آتا۔موجودہ حالت میں اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کا تقاضا تھا کہ کسی کو بھیجتا اور اس نے اپنی سنت اور وعدہ کے مطابق بھیجا۔ہم ان کو بتاتے ہیں کہ دین کی تعلیم امن وصلح کی تعلیم ہے جس کا کوئی دوسری تعلیم مقابلہ نہیں کر سکتی۔امن قائم کرنے کے لئے مذاہب پر الزام سے کام نہیں ہوگا بلکہ مذہب کو ایک طرف کر کے ظلم کے خلاف کارروائی کر کے یہ کام ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مغربی اور دنیاوی تعلیم امن وسلامتی کی ضامن نہیں ہے بلکہ دنیا کے امن کی ضامن دین حق کی تعلیم ہے، اس کی خوبصورت تعلیم ہی امن کی علمبردار ہے پس ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہئے صرف دفاعی رنگ اختیار کرنے کی بجائے اس تعلیم کو دنیا کے سامنے چیلنج کے ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے۔پس اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا جنہوں نے اس خوبصورت تعلیم سے روشناس کروایا چنانچہ خدا کے اس فرستادہ نے کس طرح ہر دو قسم کے حقوق کی ادائیگی کے لئے قرآن کریم کی تعلیم سے راہنمائی لی۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید ومحبت واطاعت باری تعالیٰ اور دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع انسان کی اور ان حکموں کو اس نے تین درجوں میں تقسیم کیا ہے یعنی تم اپنے خالق میں عدل کا رویہ رکھو ظالم نہ بنو، پس کوئی بھی اس کی پرستش کے لائق نہیں، نہ اس تم اس کی محبت، پرستش اور ربوبیت میں اس کا شریک نہ کرو۔پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ گویا تم نے اس کی عظمت جلال کو دیکھ لیا ہے۔بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے کہ تمہاری پرستش، تمہاری محبت بالکل تکلف اور تصنع سے دور ہو جائے اور تم اسے ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔

دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے ہے اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے کچھ زائد ان سے تعرض نہ کرو۔اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنا چاہو تو اس کے آگے احسان کا درجہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی بدی کے مقابل پر نیکی کرو اور اس کے آزار کے عوض اسے راحت پہنچاؤ۔پھر بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے کہ تو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے اس سے اور کسی قسم کا احسان مقصود نہ ہو۔بغیر کسی تکلف کے تم دوسرے سے نیکی کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہو کیا رہا ہے جہاں مفاد ہو وہاں عدل بھی نہیں کیا جاتا اور اگر کچھ احسان کریں تو جس پر احسان کیا گیا ہو اس کو جتلایا بھی جاتا ہے۔جب کسی غریب ملک کی امداد کی جاتی ہے تو اس کے لئے بعض شرائط رکھی جاتی ہیں۔لیکن دین حق کہتا ہے کہ ایسی مدد جس کے پیچھے احسان جتلانا یا تکلیف دینا ہو وہ نیکی نہیں ہے۔جب تک بے غرض ہو کر انصاف، احسان اور محبت کے معیار قائم نہیں کرو گے حقیقی امن اور سلامتی کے ضامن نہیں بن سکتے۔دین کے نام پر کسی کا غلط فعل اس بات کی دلیل نہیں کہ دین کی تعلیم اس کو غلط کام کرنے کا کہتی ہے۔حضور انور نے ان کے اپنے لکھنے والوں کے مختلف بیانات کا ذکر فرمایا جو ان کے امن وانصاف کا پول کھولتے ہیں اور ان کے انصاف کی قدریں بتاتے ہیں کہ وہ کس قسم کے انصاف کو دنیا کے امن کے طور پر ظاہر کر رہے ہیں۔اگر کوئی غلط حرکت کرتا ہے تو اس کو دینی تعلیم کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔دین حق کی تعلیم ہر سطح پر عدل وانصاف کی تعلیم دیتی ہے۔اس کا نمونہ ہمیں رسول اللہؐ کی ذات اقدس میں نظر آتا ہے۔اس ضمن میں حضور انور نے رسول اللہؐ کے اسوہ حسنہ جیسے قرض داروں کے حقوق، قیدیوں کے حقوق اور جنگ وجدل کے متعلق مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، کہ کس طرح رسول اللہؐ نے ان تمام مواقع پر لوگوں کے لئے ایک مثال قائم کی۔یہ سب عدل تھا جو رسول اللہؐ نے قائم کیا اگر ہر ایک اس معیار کو قائم کرے اور معاہدات کی پابندی کرے تو کبھی ذلت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔مسلمانوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب تک وہ عہد نبھاتے رہے ترقی کرتے رہے، جہاں عدل کو خیر باد کیا وہاں ہی ذلت شروع ہوگئی۔اس ضمن میں حضور انور نے مسلمانوں کی حمص کے لوگوں کے خراج واپس کر دینے کی مثال بھی بیان فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول اللہؐ انسانیت کے لئے بہت درد رکھنے والے وجود تھے۔آپؐ راتوں کو بے چین رہتے تھے اسی بے چینی کو دیکھ کر خدا نے فرمایا کیا تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔اس سے بڑھ کر کوئی بھی انسانیت کے لئے محبت کا اظہار نہیں کر سکتا۔پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ جہاں وہ عدل واحسان اور ایتاء ذی القربیٰ کو اپنی زندگی پر لاگو کرے وہاں اس پیغام کو دنیا کے ہر شخص تک پہنچائے کہ اس زمانہ میں خدا کے بھیجے ہوئے کی آواز کو سنو اس کے درد کو محسوس کرو جو اپنے آقا ومتاع کی اتباع میں اس کے دل میں تھا جس کو خدا نے بھی اسی طرح فرمایا کہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ انسانیت کیلئے یہ درد ہم سب میں پیدا ہو جائے اور دنیا تباہی کی طرف جانے کی بجائے عدل واحسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے مضمون کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی بچائے اور اخروی جنت کے سامان بھی اس دنیا کے لئے کر دے۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور پھر فرمایا امسال جلسہ کی حاضری 35ہزار 478رہی۔بعد ازاں مختلف گروپس نے نظمیں اور ترانے پیش کئے۔اس کے بعد حضور انور السلام علیکم کہہ کر مارکی سے باہر تشریف لے گئے۔

مکرم نصر احمد مبشر صاحب

داسا بینن میں پہلے بائی لینگول سکول کا افتتاح

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو داسا شہر میں اپنا پہلا بائی لینگول سکول تعمیر کرنے اور تعلیمی سرگرمیاں جاری کرنے کی توفیق ملی۔سکول کی تعمیر گزشتہ سال 2014ء میں مکمل ہوئی سکول کی عمارت تین کلاس روم، ایک پرنسپل آفس اور سٹور روم پر مشتمل ہے جبکہ سکول کے لئے دو ہیکٹر پانچ ایکٹر زمین گورنمنٹ بینن کی طرف سے جماعت کو دی گئی تھی۔اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 15-2014ء میں سکول کی پہلی کلاس کا آغاز ہوا۔سکول میں دو زبانیں فرنچ اور انگلش پڑھائی جاتی ہیں اور تمام نصاب بھی انہی دو زبانوں میں پڑھایا جاتا ہے۔

سکول کی افتتاحی تقریب 4جون 2015ء کو منعقد کی گئی۔

تقریب کا آغاز صبح 11 بجے کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ پیش کیا گیا۔اس کے بعد سکول کے ڈائریکٹر نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ان کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔جس کے بعد سکول کے طالب علموں میں سے ایک نے فرنچ میں اور ایک طالب علم نے انگریزی زبان میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔جس کے بعد مختلف مہمانوں کو اظہار خیال کے لئے دعوت دی گئی جن میں سے چند کے تاثرات درج ذیل ہیں۔

محترم گورنر صاحب ڈیپارٹمنٹ Zou.Collins نے کہا کہ جب میں یہاں اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آ رہا تھا تو میرا خیال تھا کہ یہ ایک اسلامک سکول ہے جس میں مسلمانوں کے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہوں گے۔لیکن جب بچوں کو اظہار خیال کے لئے بلایا گیا تو میں یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ پاسکل Pascal کسی مسلمان بچہ کا نام تو نہیں ہے۔چنانچہ یہ ایک ایسا سکول ہے جو تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے بچوں کے لئے تعمیر کیا گیا ہے۔جس میں ایک مسلمان، عیسائی اور مشرک اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے بھیج سکتے ہیں۔اس کے بعد گورنر صاحب نے تعلیم کی اہمیت اور زیادہ سے زیادہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ اس سکول میں بھیجیں۔

مکرم محمد حاتم محمد حلمی الشافی صاحب صدر جماعت احمدیہ مصر اور مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت فلسطین نے بھی تقاریر کیں۔

اس تقریب میں 200 سے زائد افراد نے شرکت کی۔اس تقریب کی کوریج بینن کے نیشنل TV"ORTB" اور نیشنل اخبار La Nation نے خبر نشر کی۔اس کے علاوہ لوکل ریڈیو Lema نے بھی اس تقریب کی خبر نشر کی۔جو دو دفعہ تین زبانوں ڈاچا، پل اور فرنچ میں نشر کی گئی۔

کسی بھی قوم کے بنانے یا بگاڑنے میں عورت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ مستقبل کی نسلیں اس کی گود میں پرورش پا رہی ہوتی ہیں

بچے عموماً ماں باپ کے مزاج دیکھتے ہیں، ان کے عمل دیکھتے ہیں، ان کے نمونے دیکھتے ہیں اور سب سے زیادہ ماؤں کے نمونے ان پر اثر انداز ہوتے ہیں
ان نمونوں میں سب سے مثالی چیز دعا ہے اور دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ آپ کی یہ نمازیں اور دعائیں آپ کے بچوں کی تربیت کی بھی ضمانت بن جائیں گی

خود بھی نمازوں کی طرف خاص توجہ پیدا کریں اور اپنی اولادوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ نماز پڑھنے والی ہو

احمدی ماؤں اور بچیوں کو میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جب آپ نمازوں کی طرف توجہ کریں تو قرآن کریم کے پڑھنے اور اُس کو سمجھنے کی طرف بھی توجہ کریں
اس سے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتہ چلے گا اور اس سے آپ کو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے کے راستے ملیں گے
پس قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور اس کا ترجمہ پڑھنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے

جلسہ سالانہ ماریشس کے موقع پر 3 دسمبر 2005ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

کسی بھی قوم کے بنانے یا بگاڑنے میں عورت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ مستقبل کی نسلیں اس کی گود میں پرورش پا رہی ہوتی ہیں۔ پس آپ جو اس ملک میں رہنے والی احمدی خواتین ہیں اپنی اس ذمہ داری کو سمجھیں، اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ یاد رکھیں کہ بچے عموماً ماں باپ کے مزاج دیکھتے ہیں، ان کے عمل دیکھتے ہیں، ان کے نمونے دیکھتے ہیں اور سب سے زیادہ ماؤں کے نمونے ان پر اثر انداز ہوتے ہیں کیونکہ چھوٹی عمر میں بچہ سب سے زیادہ ماں کے قریب ہوتا ہے۔ اس لئے میں آج آپ کو، یہاں کی احمدی ماؤں کو کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کے بچے احمدیت پر قائم رہیں اور جس انعام کو آپ کے والدین نے حاصل کیا یا بعض صورتوں میں آپ نے خود بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور مسیح و مہدی کی جماعت میں شامل ہوئیں، اس انعام اور اس فضل کے آپ کے بچے بھی حقدار بنے رہیں تو آپ کو بھی خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق چلنا ہوگا اور اپنی اولادوں کی تربیت بھی کرنی ہوگی۔ اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا سب سے بڑا نمونہ آپ کا اپنا ہے اور ان نمونوں میں سب سے مثالی چیز دعا ہے اور دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ پس اگر آپ لوگوں نے اس حقیقت کو پہچان لیا تو آپ نے اپنے مقصد کو پا لیا۔ آپ کی یہ نمازیں اور دعائیں آپ کے بچوں کی تربیت کی بھی ضمانت بن جائیں گی۔

پس سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ اپنی نمازوں کو سنوار کر وقت پر ادا کریں۔ آنحضرت ﷺ کی صحابیات نے عبادتوں کی وہ مثالیں قائم کیں کہ مردوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر عورتوں نے اپنے اندر یہ نمونے قائم کئے۔

اس وقت میں حضرت (-) نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی مثال دیتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کی دوسری زوجہ تھیں۔ آپ نمازوں کی بڑی پابندی کیا کرتی تھیں اور نہ صرف یہ کہ نمازوں کی ادائیگی کی پابند تھیں بلکہ وقت پر ادائیگی میں پابندی فرماتی تھیں اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتی تھیں۔

آپ کے متعلق آتا ہے کہ آپ کا تو یہ حال تھا کہ نماز کا وقت قریب ہونے پر وضو کر کے (نداء) کا انتظار کر رہی ہوتی تھیں اور (نداء) کے بعد اپنے ارد گرد عورتوں بچوں کو کہتیں کہ میں نماز پڑھنے لگی ہوں۔ لڑکیو! تم بھی نماز پڑھو! تو اس طرح گویا اپنے عملی نمونے کے ساتھ نصیحت فرماتی تھیں۔ تو دیکھیں یہی نصیحت کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ اگر آپ خود نمازیں نہیں پڑھ رہیں یا کوئی اور نیکی کا کام نہیں کر رہیں اور اپنے بچوں کو ہی نصیحت کر رہی ہیں تو اس کا بھی نیک اثر نہیں ہوگا۔

پھر حضرت اماں جان کے بارے میں ایک اور روایت آتی ہے کہ آپ کس طرح نمازوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلایا کرتی تھیں۔ ایک خاتون کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنی لڑکی کی پیدائش کے بعد حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی خدمت میں اپنی بچی کو دعا اور برکت کی غرض سے لے کر حاضر ہوئی اور بھی خواتین تھیں اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت اماں جان نماز پڑھنے کی غرض سے اندر تشریف لے گئیں اور ہم بیٹھے رہے۔ آپ نماز پڑھ کر جب دوبارہ تشریف لائیں تو فرمایا کہ لڑکیو! کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے۔ اس پر ہم نے کہا کہ بچے نے پیشاب یا پاخانہ کیا ہوگا اس لئے گھر چل کر پڑھ لیں گے۔ تو اس پر آپ نے فرمایا کہ دیکھو بچوں کے بہانے سے نماز ضائع نہ کیا کرو۔ بچے تو خدا تعالیٰ کا انعام ہوتے ہیں۔ یہ بہانہ بنا کر بچوں کو خدا کی ناراضگی کا موجب نہ بناؤ۔

تو دیکھیں اس زمانے کے امام کی اہلیہ کو نمازوں کی حفاظت کی کس قدر فکر تھی اور کیوں نہ یہ فکر ہوتی کیونکہ اب آپ ہی سے خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود کی نسل چلنی تھی اور یہ وجود جماعت کے لئے بھی بابرکت وجود تھا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ آپ کے پاس خدمت گزار ہوتے تھے، گھر کے کام کرنے کے لئے عورتیں ہوتی تھیں، بچوں کے کام کاج نہیں ہوتے تھے اس لئے وقت پر اور صحیح رنگ میں عبادت کر سکتی تھیں۔ حضرت اماں جان کے بارے میں آتا ہے کہ بہت سے کام آپ خود کیا کرتی تھیں۔ بہت سی بچیوں کی شادیوں پر ان کے جہیز بھی خود ہی تیار کرتی تھیں اور کرواتی تھیں۔ بہت سی عورتیں آپ کے گھر پر جمع رہتی تھیں اور اگر کبھی کسی کو بھوک لگ جاتی اور وہ روٹی کا مطالبہ کرتی اور روٹی پکانے والی اگر کسی کام میں مصروف ہوتی تو آپ خود اپنے ہاتھ سے اس مہمان کو روٹی پکا کر دے دیا کرتی تھیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود عبادتوں کی طرف پوری توجہ رہی اور کبھی نمازیں قضاء نہیں کرتی تھیں بلکہ جو واقعہ میں نے بیان کیا ہے اس میں بچوں والی عورتوں کو بھی جو یہ سمجھتی ہیں کہ بچوں کے کام میں یا بچوں کی وجہ سے شاید کہیں کپڑے خراب نہ ہوں یا بچے کسی وجہ سے تنگ نہ کریں، بعد میں نماز پڑھ لیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو یہ بچے اس خدا کا انعام ہیں جس نے تمہیں کہا ہے کہ پانچ وقت میری باقاعدہ عبادت کرو۔ پس اگر اس انعام سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتی ہو تو کبھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہ ہو۔ ایک تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارے اس بہانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ یہ انعام تم سے واپس لے لے اور تم پھر خالی ہاتھ رہ جاؤ۔ دوسرے جس بچے کے لئے تم نمازیں چھوڑ رہی ہو یا جس بچے کا بہانہ بنا کر تم اللہ کی عبادت سے غافل ہو رہی ہو، یہ بچہ بڑا ہو کر تمہارے لئے ایک زحمت بن جائے۔ لڑکا ہے تو غلط کاموں میں ملوث ہو جائے، بری صحبت میں پڑ جائے، بڑھاپے میں ماں باپ کا سہارا بننے کی بجائے ان پر ایک بوجھ بن جائے، والدین کی بدنامی کا باعث بن جائے۔ لڑکی ہے تو معاشرے کے زیر اثر آ کر گھر سے بغاوت کرنے والی بن جائے۔

پس تمہارے لئے تربیت کا، اپنے بچوں میں دین کی روح قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ یہی نماز ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرو۔ ان کے دین پر قائم رہنے کے لئے دعائیں کرو اور ان کے روشن مستقبل کے لئے دعائیں کرو۔ اس نیک نیتی کی وجہ سے جہاں یہ دعائیں اولاد کے حق میں اللہ تعالیٰ قبول فرما رہا ہوگا وہاں عبادتوں کے ان نمونوں کے زیر اثر جو آپ اپنی اولاد کے سامنے قائم کر رہی ہوں گی آپ کی اولاد بھی ان نیکیوں پر چلنے والی بن جائے گی، نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے والی ہوگی۔ پس یہ نمازیں ہی ہیں جو آپ پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ضمانت ہوں گی۔

میری ملاقات کے دوران بہت سی عورتیں پوچھتی ہیں کہ کوئی وظیفہ بتائیں، ہمیں کوئی دعا بتائیں تا کہ ہماری پریشانیاں دور ہوں۔ حضرت مسیح موعود سے جب بھی کسی نے اس طرح پوچھا تو آپ نے ہمیشہ یہی فرمایا کہ سب سے بڑی دعا اور وظیفہ نماز ہے۔ تم نماز کو سنوار کر ادا کرو اور وقت پر ادا کرو تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والی ہو گی۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ پس یہ خیال کہ اس کے علاوہ بھی کوئی دعا اور وظیفہ ہے، غلط خیال ہے۔ کوئی بھی اور وظیفہ نہیں جو نماز کو چھوڑ کر پڑھا جائے۔ اس لئے خود بھی نمازوں کی طرف خاص توجہ پیدا کریں اور اپنی اولادوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ نماز پڑھنے والی ہو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب بچہ سات سال کا ہو تو اس کو نماز کے لئے کہنا شروع کر دو اور دس سال کی عمر میں

باقی صفحہ 5 پر

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

محترم سید میر داؤد احمد صاحب

سید داؤد احمد صاحب سے پہلی بار تعارف جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کے سلسلہ میں ہوا۔ سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی خدمت پر مامور ہوئے تھے۔ پہلی بار کے جلسہ پر ہی آپ نے افسر جلسہ کی بجائے خادم جلسہ کا بیج لگایا تو سب نے کہا دریں گرد سوارے باشد! سید داؤد احمد صاحب کے بارہ میں ان کے رفقاء اور شاگردوں سے سن رکھا تھا کہ سخت گیر منتظم ہیں۔ اچھے منتظم کو سخت گیر تو ہونا ہی چاہئے اس لئے ہم نے اس بات کو زیادہ اہمیت نہ دی۔ سید داؤد احمد صاحب نے ہمیں طلب فرمایا اور فرمانے لگے کہ اب کے ہم ایک اہم کام آپ کے سپرد کر رہے ہیں آپ وہ ذمہ داری قبول کریں گے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں جلسہ کی جو ڈیوٹی بھی ہوگی اس میں کوئی تساہل نہیں ہوگا۔ فرمایا ہم نے کالج کے نیو کیمپس کو پہلی بار قیام گاہ کے طور پر استعمال کرنا ہے۔ وہ جگہ بہت دور ہے۔ سہولتیں بھی نہ ہونے کے برابر ہیں بس یوں سمجھیں مہمانوں کو جنگل میں ٹھہرانے کا ارادہ ہے آپ اس جنگل میں منگل کر کے دکھا دیں ہم نے حامی بھر لی۔ اسی روز قیام گاہ معائنہ کیا۔ نیچے تو فزکس کی لیبارٹریاں تھیں اور کالج کا نہایت قیمتی سامان تھا اس لئے بڑا مرحلہ اس سامان کی حفاظت کا بھی تھا۔ اوپر کی عمارت کا صرف ڈھانچہ کھڑا تھا یعنی کمرے بنے ہوئے تھے مگر نہ دروازے تھے نہ کھڑکیاں نہ روشن دان! بس اللہ کا نام تھا ان کمروں کو ہم نے قناتوں وغیرہ سے ڈھک کر سرد ہوا کا راستہ روک لیا۔ عارضی لائٹس لگالیں۔ اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہوگئے۔

سید داؤد احمد صاحب معائنہ کیلئے تشریف لائے۔ انتظام دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ کوئی اور ضرورت؟ ہم نے کہا اگر ایک آدھ سائیکل ہمیں مل جائے تو پیغام رسانی میں آسانی ہو جائے گی کیونکہ یہاں فون بھی نہیں اگر خدانخواستہ کوئی اونچ نیچ ہوگئی تو بروقت آپ تک اطلاع پہنچانا مشکل ہو جائے گا۔ کہنے لگے اس کے لئے تو میرے پاس کوئی بجٹ نہیں۔ آپ کسی سے سائیکل مانگ لیں۔ اور ذرا مزاح سے فرمایا نہیں تو چرالیں ہم بھی مسکرا دیئے۔ خیر بات آئی گئی ہوگئی۔

کالج کے نیو کیمپس کی قیام گاہ کا مسئلہ واقعی ذرا ٹیڑھا تھا کیونکہ یہ عمارت شہر سے بہت دور تھی۔ ہم لوگوں کو ہدایت دی گئی کہ آپ لوگ صبح تین بجے لنگر سے کھانا اٹھائیں گے تو مہمانوں کو وقت پر کھلا کر فارغ ہو سکیں گے۔ ڈیوٹی شروع ہوگئی۔ پہلے ہی روز ہم لوگ ڈھائی بجے کے قریب کیمپس سے روانہ ہوئے تاکہ تین بجے لنگر سے کھانا اٹھا سکیں۔ میں خود اپنے کارکنوں کے ہمراہ تھا۔ سردی بھی اس روز بے پناہ تھی۔ ہوا بھی چل رہی تھی۔ ہم لوگ کیمپس سے نکل کر ذرا ہی دور گئے ہوں گے کہ سامنے سے دو تین آدمی سائیکلوں پر آتے دکھائی پڑے۔ اللہ اتنی سردی میں اور اس وقت یہ کون لوگ ہیں جو کیمپس کی طرف آرہے ہیں۔ مہمان تو ہو نہیں سکتے کہ سائیکلوں پر ہیں۔ وہ لوگ قریب پہنچے تو دیکھا کہ افسر صاحب جلسہ سالانہ اور ان کے دو معاون ہیں۔ سید داؤد احمد صاحب ہمیں مستعد دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ فرمانے لگے ''مجھے یہ تو یقین تھا کہ آپ تساہل نہیں کریں گے مگر پہلا دن تھا میں نے سوچا چیک کرلوں ایسا نہ ہو آپ لیٹ ہو جائیں تو جلسہ کے مہمانوں کو دقت ہو'' انہیں تو ہمیں مستعد دیکھ کر خوشی ہونا تھی ہوئی ہمیں اور ہمارے کارکنوں کو جو زیادہ تر سکول کے بچے تھے افسر جلسہ سالانہ کو اس سردی میں ڈیوٹی پر مستعد دیکھ کر بہت حوصلہ ہوا کہ ہمارے اوپر جو لوگ ہیں وہ بھی گھروں میں نہیں پڑے ہوئے ہمارے ساتھ ہی سردی پھانک رہے ہیں۔

اگلے روز افسر جلسہ کے ایک معاون معائنہ کیلئے تشریف لائے۔ آپ ایک نہایت خوبصورت چمکتی دمکتی سائیکل پر سوار تھے۔ ہمیں شرارت سوجھی ہم نے اپنے ایک کارکن کو اشارہ کر دیا کہ ہم انہیں معائنہ کروائیں گے آپ سائیکل پار کر دیں۔ چنانچہ معائنہ سے فارغ ہوئے تو سائیکل غائب تھا۔ بہت ''ڈھنڈیا'' پڑی۔ سائیکل کا سراغ ملنا تھا نہ ملا۔ معاون صاحب نہایت بے دلی سے اور غمگین دل کے ساتھ واپس ہوئے اور افسر جلسہ سے جا کر اپنی سائیکل کی گمشدگی کا قصہ کہہ سنایا۔ ابھی وہ یہ روداد گمشدگی بیان ہی کر رہے تھے کہ ہمارا کارکن ہمارا پیغام لے کر اسی سائیکل پر سوار پہنچ گیا کہ ''ہم نے آپ کے کارکن کا سائیکل اس لئے تیر کر لیا تھا کہ آپ کو یقین دلا سکیں کہ ہم آپ کی مکمل اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔'' سائیکل واپس ملا تو ان صاحب کی جان میں جان آئی کیونکہ ان کا سائیکل اتنا خوبصورت اور نیا تھا اور چمکتا تھا کہ خواہ مخواہ اسے چرانے کو جی چاہتا تھا۔ اگلے برس افسر جلسہ کی طرف سے خاص بجٹ منظور کروایا گیا اور ہماری قیام گاہ کے لئے ایک سائیکل مہیا کیا گیا۔ اس کے بعد تو اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ اس نے ہمیں اپنی ذاتی موٹر دے دی اور وہ موٹر اللہ کے فضل سے جلسہ کی خدمت پر مستعد رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جو افسر جلسہ مہمان نوازی تھے ازراہ کرم دو سے زیادہ مرتبہ اس موٹر میں بسلسلہ ڈیوٹی تشریف فرما ہوئے۔ مگر افسوس کہ سید داؤد احمد صاحب اس وقت موجود نہیں تھے۔

سید داؤد احمد صاحب تینتیس برس کی عمر میں جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے اور سولہ سال اس عہدہ پر فائز رہے۔ ہمیں جامعہ میں پڑھنے کا موقعہ ملا نہ پڑھانے کا شرف حاصل ہوا مگر ایک بار ایسا ہوا کہ میر صاحب نے لیکچر دینے کیلئے جامعہ میں بلایا۔ آپ کی خواہش تھی کہ جامعہ کے طلباء اردو میں مہارت حاصل کریں اور تحریر و تقریر میں ایسی چاشنی پیدا کریں کہ لوگ ان کی تقریریں رغبت سے سنیں۔ ہمیں یاد ہے دو بار ہمیں جامعہ کے طلباء کے سامنے اردو ادب کے بارہ میں گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ہم نے یہی کہا کہ اردو کیا کوئی بھی زبان جاننے اور اس میں مہارت پیدا کرنے کا سب سے اچھا طریق یہ ہے کہ اس زبان کے ادب کا دلسوزی سے مطالعہ کیا جائے۔ زبانیں پڑھانے سے نہیں آتیں پڑھنے سے آتی ہیں۔ ہمارے لیکچر کا کوئی اثر ہوا یا نہیں ہم نہیں جانتے اتنا ضرور ہوا کہ جامعہ احمدیہ میں اردو کی تدریس کیلئے باقاعدہ ایم اے پاس استاد رکھے جانے لگے۔ اگرچہ ایم اے پاس ضروری نہیں کہ اچھے استاد بھی ہوں مگر اتنا ہی کیا کم تھا کہ اردو کی اہمیت سمجھی جانے لگی۔ سید داؤد احمد صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ ان کے طلباء میں سے اچھے ادیب اور اچھے مقرر پیدا ہوں تاکہ لوگ ان کی باتوں سے متاثر ہوں۔ میرا خیال ہے مجلۃ الجامعہ کا خیال بھی سید داؤد احمد صاحب کے ذہن میں آیا تھا کیونکہ سید داؤد احمد صاحب اس مجلّہ کو باقاعدہ ایک تحقیقی اور علمی مجلّہ بنانا چاہتے تھے۔

سید داؤد احمد صاحب کے خیال میں جامعہ محض ایک تعلیمی ادارہ نہیں تھا ایک مکمل نظام حیات تھا۔ جس کے طلباء کو زندگی کی ہر اونچ نیچ کیلئے تیار کرنا ضروری تھا اس لئے وہ طلباء کو کڑی آزمائشوں میں ڈالتے رہتے تھے۔ کہیں لمبے پیدل سفر ہیں کہیں بھوکے پیاسے زاد راہ کے بغیر سفر کرنے کی ٹریننگ ہے کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے۔ ہمیں سید داؤد احمد صاحب کی یہ باتیں دیکھ کر بہت رشک آتا تھا کہ آپ نے اپنے ادارہ کو محض ادارہ نہیں رہنے دیا ایک مکمل نظام زندگی بنا دیا۔

سید داؤد احمد صاحب سے اکثر ملاقاتیں سرِراہ ہوئیں۔ کبھی کالج کو جاتے ہوئے، کبھی کالج کو آتے ہوئے کبھی جامعہ کے کیمپس میں جہاں ہم کچھ عرصہ اپنے خسر، محترم مولانا جلیل احمد صاحب کے ہاں قیام پذیر رہے، ایک دو بار سید داؤد احمد صاحب محترم مولانا سے ملنے کیلئے ان کے گھر بھی تشریف لائے حالانکہ چاہتے تو افسر ہونے کے ناطے انہیں دفتر میں بھی طلب کر سکتے تھے مگر آپ نے شاگرد کے رشتہ کو ترجیح دی اور خود حاضر خدمت ہوئے۔ مولانا کی بیماری کے دوران تو ان کا آنا ہر روز ہوتا تھا دن میں کئی بار ان کی طبیعت کا پچھواتے تھے۔ جامعہ کی البیت میں باقاعدہ دعا کے لئے اعلان کرواتے اور دعائیں کرتے اور کرواتے تھے بعد کو معلوم ہوا کہ آپ نے حضرت مولانا کی صحت کیلئے کئی بزرگان سلسلہ کو دعا کے لئے ذاتی خطوط بھی لکھے۔ اللہ انہیں جزا دے ایسے شاگرد جس استاد کو میسر ہوں اسے اور کیا چاہئے؟

جن دنوں عزیزی قمر سلیمان احمد کسی ڈاکو کی گولی کی زد میں آکر زخمی ہوئے ان دنوں اہل ربوہ جس طرح ٹوٹ کر ان کی عیادت کے لئے پہنچے اور جس طرح دردو الحاح سے دعائیں کیں وہ بھی ایک عجیب نظارہ تھا۔ ان دعاؤں میں سید داؤد احمد صاحب کے ساتھ محبت کا اظہار بھی نمایاں تھا۔ عزیزی قمر سلیمان احمد انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں تھے۔ لوگ آتے۔ ان کا حال باہر سے ہی دریافت کرتے اور دعائیں کرتے لوٹ جاتے کیونکہ ان سے ملاقات پر پابندی تھی۔ ہم نے اپنے اس عزیز شاگرد کی علالت پر اہل ربوہ کی تشویش پر بہت فخر کیا اور انہی دعاؤں کا ثمر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صحت عطا فرمائی اور اب اللہ کے فضل سے وہ خدمت سلسلہ پر مستعد ہیں۔

سید داؤد احمد صاحب کی شخصیت کا ایک پہلو اور بھی ہے جو ذہن میں رکھنے کا ہے کہ وہ دلی کے مشہور سادات خاندان، حضرت خواجہ میر درد کی اولاد میں سے تھے اس طرح حضرت نانا جان کی طرف سے ان کا شجرہ دلی کے اولیاء سے ملتا تھا۔ حضرت خواجہ میر درد نے برصغیر ہندو پاک میں تصوف کی جن راہوں پر قدم مارا اس نے اردو ادب پر عموماً اور اردو شاعری پر خصوصاً بڑے دیرپا اثرات مرتسم کئے۔ ان کی طہارت نفس اور صوفیانہ طرز حیات کے چرچوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پیوند اس شجر مبارک سے لگا اور اس سے جو اولاد اللہ تعالیٰ نے دی وہی اس زمانہ میں احیائے دین حق کی بنیاد ٹھہری۔ سید داؤد احمد نے اپنے ان اسلاف سے بھی طہارت نفس، پاکیزگی اور درویشی کا ورثہ حاصل کیا تھا۔ اور احمدیت نے اس ورثہ میں بے پناہ وسعت پیدا کر دی تھی۔ سونے پر سہاگہ کا مضمون تھا۔ پھر ان کے باپ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے علم اور حلم نے ان کی اولاد کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ باپ کا علم بیٹے کو ازبر تھا اس لئے وہ صحیح معنوں میں وارث میراث پدر تھے۔ عاجزی، فروتنی، اطاعت، خدمت، سب کچھ ہی ان میں تھا اب کیا کہوں کہ کیا کچھ نہیں تھا۔

سید داؤد احمد صاحب کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلوان کی امام وقت سے وابستگی اور سلسلہ کی خدمت میں ہمہ تن مستعدی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تو چلئے ان کے خسر تھے اس لئے ان کے ہاتھ پیر کی خدمت کے لئے بھی تیار رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ بھی جس محبت اور اطاعت کا اظہار سید داؤد احمد صاحب نے کیا وہ انہی کا حصہ تھا۔ جامعہ کے بچوں میں خلافت کے ساتھ غیر مشروط اطاعت کے تعلق کا جذبہ پیدا کرنا ان کی تعلیم کا مقصد اولین تھا۔ ہم نے کئی بار سید داؤد احمد صاحب کو خلیفہ وقت کے بارہ میں تقریر کرتے اور آبدیدہ ہوتے دیکھا۔ ہمارے خدام کے صدر تھے تب بھی ان کا سارا زور اس بات پر صرف ہوتا تھا کہ

خدام صحیح معنوں میں خادم سلسلہ بنیں اور ہر خدمت کیلئے ہر وقت مستعد رہیں ۔ہم نے وقار عمل کے دوران سید داؤد احمد صاحب کو اپنے ہاتھوں سے بیوت الخلا صاف کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کیلئے عارضی بیوت الخلاء بنوائی جاتی ہیں ۔ایک قیام گاہ کی بیوت الخلاء کا معائنہ کرتے ہوئے میر صاحب نے دیکھا کہ کوئی صاحب وہ بیت الخلاء بڑے بے ڈھب طریق پر پہلے ہی استعمال کر گئے ہیں ۔بجائے اس کے کسی دوسرے کارکن کو بلا کر میر صاحب وہ بیت الخلاء صاف کرنے کی تلقین کرتے آپ نے اسی وقت خود اپنے ہاتھ سے وہ بیت الخلاء صاف کی اور پھر ہمیں بتایا کہ ابھی ان بیوت الخلاء کے استعمال کے بارہ میں احتیاط کریں کل مہمانوں کے آ جانے کے بعد مہمانوں کو دقت ہوگی۔

سید داؤد احمد صاحب نے جو سائنس گریجوایٹ تھے ایک بار مجھ سے خواہش کی کہ میں کسی بڑے ادیب کو کسی علمی مسئلہ پر مقالہ پڑھنے کیلئے جامعہ میں مدعو کروں۔میرے دوست ڈاکٹر سہیل بخاری ، سرگودھا کے بی اے ایف کالج میں تھے ان کے بعض لسانی نظریات ملک کے ادبی حلقوں میں زیر بحث تھے وہ کسی علمی فورم پر اپنے نظریات کے بارہ میں وضاحتی تقریر بھی کرنا چاہتے تھے۔آپ نے تعلیم الاسلام کالج میں آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ کالج میں تو ان دنوں بلایا جانا ممکن نہیں ہاں ہمارے ایک اور علمی ادارہ ہے جامعہ احمدیہ وہاں آپ کا علمی لیکچر کروایا جاسکتا ہے۔انہیں کہہ کر بعد میں میں نے میر داؤد صاحب سے کہا کہ ڈاکٹر سہیل بخاری صاحب جامعہ میں ایک اہم لسانی مسئلہ پر لیکچر دیں گے۔سید داؤد احمد صاحب نے نہ صرف اس لیکچر کا اہتمام کیا بلکہ فاضل مقرر کو کھانے پر اپنے ہاں مدعو کیا۔اور بہت عزت واحترام سے پیش آئے۔ڈاکٹر صاحب کئی بار ربوہ آچکے تھے اور تعلیم الاسلام کالج میں بزم اردو کے بعض اجلاسوں میں مقالے پڑھ چکے تھے کہنے لگے ”یار یہ تم نے خوب شخص سے ملایا ایسے پرنسپل ہماری دینی اداروں کو مل جائیں تو ہماری قوم کی حالت ہی بدل جائے ۔“ ڈاکٹر سہیل بخاری صاحب جب تک زندہ رہے سید داؤد احمد صاحب کی وجاہت ان کے تدبر اور ان کی علمیت کا چرچا کرتے رہے۔

سید داؤد احمد صاحب کی شخصیت کے بارہ میں ہمارے دوست پروفیسر نصیر احمد خاں نے جو نوٹ لکھا تھا وہ بہت جامع نوٹ تھا۔ ہم بھی اپنے دوست کی باتوں کو دہرا کر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔جس کے بارہ میں لکھا گیا تھا وہ تو گیا ہی تھا اب تو وہ بھی اس دنیا میں نہیں جس نے یہ نوٹ لکھا تھا ۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے فضلوں کی چادر میں لپیٹ لے۔نصیر صاحب نے لکھا ”عنوان تھا“ ”واہ میر صاحب“ چاق و چوبند، خدمت دین پر کمر بستہ نیکی کو سنوار کر ادا کرنے والے اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرنے والے، قافلوں کے سالار، درویشوں کے خدمت گزار ، نیک اطوار ، تقویٰ شعار ، خوبصورت، خوب سیرت سید داؤد احمد اللہ کو پیارے ہوئے۔وہ حق کو حق اور ناحق کو ناحق سمجھنے اور کہنے والے تھے۔ان کی نیکی کا تصور مثبت تھا۔اللہ سے ان کی صلح اور شیطان سے ان کی جنگ تھی۔سب کہتے ہیں وہ بہت اچھے منتظم تھے میں یہ تو نہیں کہتا کہ لوگ غلط کہتے ہیں یہ ضرور کہوں گا کہ کم کہتے ہیں۔حسن نیت کے بغیر حسن انتظام کہاں ممکن ہے۔ وہ اچھے منتظم سے زیادہ کہیں زیادہ اچھے انسان تھے خوش خلق ، ہمدرد ، غمگسار دوست نواز ، ان کا سلیقہ، ان کا رکھ رکھاؤ ان کی سوجھ بوجھ، ان کا تصور حسن ، زندگی سے ان کی محبت کے آئینہ دار ہیں ۔مگر جب زندگی سے منہ موڑا تو مڑ کر نہ دیکھا اور جو حصہ قسام ازل نے ان کے لئے مقرر کر چھوڑا تھا اسی کو کافی سمجھا۔ایسے قانع ایسے بہادر نڈر کم دیکھنے میں آتے ہیں ۔ وہ گوشت پوست کے چلتے پھرتے کھاتے پیتے انسان تھے ہنسنے ہنسانے والے۔اچھی بات پر خوش ہونے والے اور بری سے بیزاری کا اظہار کرنے والے مکروہ کو دیکھ کر کراہت کرنے والے نجس پر نفرین کرنے والے۔

موجودہ دور کے اخلاقی کوڑھ یعنی منافقت سے ان کا دامن پاک تھا اگر وہ خوش تھے تو خوش تھے۔ ناراض تھے تو ناراض انہوں نے ریاء کے بدلے صدق اور منافقت کے بدلے خلوص کو اختیار کیا۔ خوب کیا خوب کیا۔ساری عمر دوستوں سے وفا کی محبت کی ان کی دلداری اور غمگساری کی مگر آخر میں اپنی جواناں مرگ سے دوستوں کے دل کا چین چھین لے گئے۔واہ میر صاحب ایسا چرکا۔ایسا گھاؤ!“

غمزدہ نصیر احمد خاں

نصیر صاحب کا یہ مضمون پڑھنے کے بعد ہمارا یہی جی چاہتا رہا کہ ہم بھی نصیر صاحب سے کہہ سکیں واہ نصیر صاحب! آپ نے دوستوں کو کیا کم چرکا لگایا ہے کہ خود بھی میر صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے چلے۔مڑ کر بھی نہ دیکھا۔اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 6 جون 1996ء)

بقیہ از صفحہ 3: خواتین سے خطاب

اس سے پابندی کرواؤ۔تو اس طرف توجہ دینا ماؤں کا فرض ہے۔ جہاں یہ ماؤں کا فرض ہے وہاں باپوں کا بھی فرض ہے جو دُور بیٹھے سن رہے ہیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ شاید ہم اس فرض سے فارغ ہیں۔اس وقت کیونکہ میں عورتوں سے مخاطب ہوں اس لئے میں ان کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور اپنے بچوں کی نمازوں کی بھی اپنے نمونے سے اور انہیں توجہ دلا کر بھی حفاظت کریں۔

بعض ماں باپ شکایت کرتے ہیں اور اس فکر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہو رہی۔لڑکوں کی طرف سے بھی فکر مند ہیں اور لڑکیوں کی طرف سے بھی فکر مند ہیں۔اپنے بچوں کو معاشرے کے گند سے بچانے کی انہیں یہی ضمانت ہے کہ ان کو نمازوں کی عادت ڈالیں۔اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا ہے کہ نمازیں ہی ہیں جو معاشرے کی برائیوں سے اور بے حیائیوں سے تمہیں بچائیں گی اور سیدھے راستے پر ڈالیں گی جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ ......(العنکبوت:46) یقیناً نماز تمام بری باتوں اور تمام ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے اپنی اولاد کو نمازوں کی عادت ڈال دیں اگر ان کو نمازوں کی عادت پڑ گئی تو اوّل تو برائیوں میں نہیں پڑیں گے اور اگر کسی عارضی اثر کے تحت برائی کر بھی لی تو ان نمازوں کی برکت سے سیدھے راستے پر انشاء اللہ آجائیں گے۔

آپ کا ملک اب ایک ایسا ملک بن رہا ہے جہاں ٹورازم کو بھی بڑا فروغ حاصل ہو رہا ہے، بڑی ترقی حاصل ہو رہی ہے۔اس سے جہاں مجموعی لحاظ سے ملک کو اقتصادی لحاظ سے فائدہ ہوتا ہے وہاں بہت سی برائیاں بھی آجاتی ہیں۔ان مغربی ٹورسٹس (Tourists) کو دیکھ کر بے حیائیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔اس لئے زیادہ فکر کے ساتھ احمدی ماؤں اور احمدی بچیوں کو اپنی عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ ہر قسم کے فحشاء اور برائیوں سے وہ خود بھی اور ان کی اولادیں بھی محفوظ رہیں۔

اسی طرح احمدی ماؤں اور بچیوں کو میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جب آپ نمازوں کی طرف توجہ کریں تو قرآن کریم کے پڑھنے اور اُس کو سمجھنے کی طرف بھی توجہ کریں۔اس سے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتہ چلے گا اور اس سے آپ کو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے کے راستے ملیں گے۔ پس قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور اس کا ترجمہ پڑھنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ ایک احمدی (-) کے لئے بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے اتاری تھی کہ آپ کے ماننے والے اس کے مطابق عمل کریں، اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالیں اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں، اس کا پیار حاصل کرنے والے ہوں۔

قرآن کریم کے حکموں میں سے ایک حکم عورت کی حیا اور اس کا پردہ کرنا بھی ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری زینت نامحرموں پر ظاہر نہ ہو۔یعنی ایسے لوگ جو تمہارے قریبی رشتہ دار نہیں ہیں ان کے سامنے بے حجاب نہ جاؤ۔ جب باہر نکلو تو تمہارا سر اور چہرہ ڈھکا ہونا چاہئے، تمہارا لباس حیادار ہونا چاہئے۔اس سے کسی قسم کا ایسا اظہار نہیں ہونا چاہئے جو غیر کے لئے کشش کا باعث ہو۔بعض لڑکیاں کام کا بہانہ کرتی ہیں کہ کام میں ایسا لباس پہننا پڑتا ہے جو کہ (دینی) لباس نہیں ہے۔تو ایسے کام ہی نہ کرو جس میں ایسا لباس پہننا پڑے، جس سے ننگ ظاہر ہو۔ بلکہ یہاں تک حکم ہے کہ اپنی چال بھی ایسی نہ بناؤ جس سے لوگوں کو تمہاری طرف توجہ پیدا ہو۔

پس احمدی عورتوں کو قرآن کریم کے اس حکم پر چلتے ہوئے اپنے لباسوں کی اور اپنے پردے کی بھی حفاظت کرنی ہے اور اب جیسا کہ میں نے کہا باہر سے لوگوں کا یہاں آنا پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ پھر ٹیلی ویژن وغیرہ کے ذریعہ سے بعض برائیاں اور ننگ اور بے حیائیاں گھروں کے اندر داخل ہوگئی ہیں۔ایک احمدی ماں اور ایک احمدی بچی کا پہلے سے زیادہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچائے۔فیشن میں اتنا آگے نہ بڑھیں کہ اپنا مقام بھول جائیں۔ایسی حالت نہ بنائیں کہ دوسروں کی لالچی نظریں آپ پر پڑنے لگیں۔یہاں کیونکہ مختلف مذاہب اور کلچر کے لوگ آباد ہیں اور چھوٹی سی جگہ ہے اس لئے آپس میں گھلنے ملنے کی وجہ سے بعض باتوں کا خیال نہیں رہتا۔لیکن احمدی خواتین کو اور خاص طور پر احمدی بچیوں کو اور ان بچیوں کو جو کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہی ہیں اپنی انفرادیت قائم رکھنی ہے۔ان میں اور دوسروں میں فرق ہونا چاہئے۔ان کے لباس اور حالت ایسی ہونی چاہئے کہ غیر مردوں اور لڑکوں کو ان پر بری نظر ڈالنے کی جرأت نہ ہو۔ روشن خیالی کے نام پر احمدی بچی کی حالت ایسی نہ ہو کہ ایک احمدی اور غیر احمدی میں فرق نظر ہی نہ آئے۔

پس یہ احمدی ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں، انہیں پیار سے سمجھاتی رہیں اور بچپن سے ہی ان میں یہ احساس پیدا کریں کہ تم احمدی بچی یا بچہ ہو جس کا کام اس زمانے میں ہر برائی کے خلاف جہاد کرنا ہے۔اور احمدی بچیاں بھی جو اپنی ہوش کی عمر کو پہنچ گئی ہیں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت سے منسوب ہوتی ہیں جنہوں نے (دین حق) کی حقیقی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں رائج کرنا ہے۔اگر آپ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چل رہی ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل رہنے کا کیا فائدہ۔آج کی بچیاں کل کی مائیں ہیں۔اگر ان بچیوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا ہو گیا تو احمدیت کی آئندہ نسلیں بھی محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔

پس ہر احمدی عورت اس امر کی طرف خاص توجہ کرے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے تا کہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہو اور برائیوں سے بھی بچنے والی ہو اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنے والی ہو۔اگر آپ نے یہ کر لیا تو آپ کی اولادیں بھی محفوظ ہو جائیں گی اور آپ کے گھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھر جائیں گے اور آپ کی جماعت کی ترقی کی رفتار بھی کئی گناہ زیادہ ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ آپ مثالی احمدی بن جائیں۔آپ کے عمل اور دعائیں اور نیکیاں اس علاقے میں احمدیت کا پیغام پھیلانے کا باعث بن جائیں اور مرد بھی آپ سے نمونہ حاصل کرنے والے ہوں اور آپ کا شمار ان عورتوں میں ہو جو انقلاب لانے کا باعث بنتی ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس روحانی انقلاب لانے کا باعث بنائے۔آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119957 میں عبدالرشید

ولد محمد شفیع قوم ملک پیشہ زراعت عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڑتھانوالہ ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین ومکان مشترکہ 12 ایکڑ۔اس وقت مجھے مبلغ 2 لاکھ 78 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی اہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عبدالرشید گواہ شد نمبر 1۔حسیب عاصم ولد محمود سلیم گواہ شد نمبر 2۔لقمان احمد رزاق ولد لعل احمد خاں

مسل نمبر 119958 میں عامر شہزاد

ولد قدیر احمد قوم ملک پیشہ طالب م عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڑتھانوالہ ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عامر شہزاد گواہ شد نمبر 1۔ملک محمد یوسف ولد غلام نبی گواہ شد نمبر 2۔ نوازش احمد ولد نصیر احمد

مسل نمبر 119960 میں قمر احمد

ولد نعمت علی خان قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا قدیم ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (1) زمین نہری 9 ایکڑ 63 لاکھ روپے (2) مکان 5 مرلہ 2 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔قمر احمد گواہ شد نمبر 1۔صفدر احمد ولد نعمت علی خان گواہ شد نمبر 2۔مقصود اللہ ولد احمد علی

مسل نمبر 119961 میں رائے اسد اللہ شہاب

ولد رائے مبشر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لودھراں ضلع و ملک لودھراں پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔رائے اسد اللہ شہاب گواہ شد نمبر 1۔شکیل احمد ولد بشارت احمد مرزا گواہ شد نمبر 2۔ ہدایت اللہ در شید احمد

مسل نمبر 119962 میں عزیزہ بیگم

زوجہ رائے مبشر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لودھراں ضلع و ملک لودھراں پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 1 تولہ (2) حق مہر 5 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔عزیزہ بیگم گواہ شد نمبر 1۔شکیل احمد مرزا ولد بشارت احمد مرزا گواہ شد نمبر 2۔ملک محمد اصغر ولد ملک اقبال احمد

مسل نمبر 119963 میں نیلم ثنا

زوجہ محمد وسیم احمد قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور شہر ضلع و ملک پشاور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17/اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) زیور 60 تولہ (2) حق مہر 3 لاکھ روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ۔نیلم ثنا گواہ شد نمبر 1۔ارشاد احمد ولد ڈاکٹر محمد نوشاد گواہ شد نمبر 2 محمد ابرار احمد ولد ارشاد احمد

مسل نمبر 119964 میں فوزیہ نورین

زوجہ اللہ دتہ قوم اجپوت پیشہ تدریس عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوابشاہ ضلع و ملک نوابشاہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 2295 SQR FT (2) زیور 2 تولہ 95 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 25 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ فوزیہ نورین گواہ شد نمبر 1۔ثمر احمد ڈاھری ولد عبدالقادر ڈاھری گواہ شد نمبر 2۔افتخار احمد پاشا ولد محمد قاسم

مسل نمبر 119965 میں متین ناز عمر

زوجہ عثمان ناصر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 1 لاکھ روپے (2) زیور طلائی 4 تولہ 2 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔متین ناز عمر گواہ شد نمبر 1۔ناصر احمد ولد چوہدری خیر دین گواہ شد نمبر 2۔افتخار احمد انجم ولد فضل احمد کمبوہ

مسل نمبر 119966 میں دانیال زاہد

ولد عبدالمجید زاہد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع و ملک عمر کوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔دانیال زاہد گواہ شد نمبر 1۔عبد المجید زاہد ولد عبدالعزیز گواہ شد نمبر 2۔گلزار احمد نگری ولد عبدالواحد

مسل نمبر 119967 میں میاں مظفر محمود

ولد میاں محمد اکبر اقبال قوم مغل پیشہ تدریس عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع و ملک عمر کوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔میاں مظفر محمود گواہ شد نمبر 1۔مبشر احمد منیر ولد منیر احمد گواہ شد نمبر 2 منور احمد بھٹی ولد عبدالسمیع بھٹی

مسل نمبر 119968 میں منزہ مظفر

ولد عرفان احمد قوم وینس پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 367/TDA رفیق آباد ضلع و ملک لیّہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 جون 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور 3.25 تولہ 1 لاکھ 35 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار ٹیچنگ خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔منزہ مظفر گواہ شد نمبر 1۔محمود احمد گھمن ولد چوہدری صدیق احمد گھمن گواہ شد نمبر 2۔ جاوید احمد گھمن ولد چوہدری صدیق احمد گھمن

مسل نمبر 119969 میں آنسہ مبارک

بنت مبارک احمد عالم قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دولیاں جٹاں ضلع و ملک کوٹلی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ آنسہ مبارک گواہ شد نمبر 1۔مدثر احمد عالم ولد مبارک احمد عالم گواہ شد نمبر 2۔توقیر احمد ولد مبارک احمد عالم

مسل نمبر 119970 میں بشریٰ محمود

بنت چوہدری شاہد محمود احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع و ملک اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ بشریٰ محمود گواہ شد نمبر 1۔نوید اقبال ولد محمد رفیق گواہ شد نمبر 2۔چوشاہد محمود احمد ولد ظفر اقبال

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم عبدالباسط مومن صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 11جون 2015ء کو قرآن کریم ناظرہ کا دوسرا دور تجوید کے ساتھ مکمل کرنے والے واقف نو طفل فیضان احمد سمیر ابن مکرم شہزاد اکبر صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ کی تقریب آمین ہوئی۔ خاکسار نے اس سے قرآن کریم ناظرہ کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ فیضان احمد سمیر محترم خواجہ عبدالشکور صاحب سابق ڈرائیور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ عزیزم کو ہمیشہ قرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق حاصل ہوتی رہے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔

تقریب آمین

❁ مکرم محمد شریف جنجوعہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ میرے بڑے پوتے میکائل جنجوعہ ابن مکرم مظفر شریف جنجوعہ صاحب (ڈیلاس امریکہ) نے دس سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم عزیزم کو نور قرآن سے بھر دے اور تمام عمر اسے باقاعدگی سے پڑھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب کارکن دفاتر خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عطاء الحی ناصر صاحب کارکن لائبریری جامعہ احمدیہ یوکے کے نکاح کا اعلان مکرمہ سعدیہ انور صاحبہ بنت مکرم انور حسین صاحب مقیم بیلجیئم کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیت الفضل لندن میں مورخہ 24/اگست 2015ء کو بعد نماز ظہر سات ہزار پونڈ حق مہر پر فرمایا ہے۔ دلہا مکرم فضل احمد صاحب مرحوم سابق کارکن نظارت علیاء صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کا پوتا اور دلہن مکرم خادم حسین صاحب آف رحیم یار خان کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم کامران محمود مرزا صاحب ترکہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب)

❁ مکرم کامران محمود مرزا صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم مرزا محمود احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 3 بلاک نمبر 4 محلہ دارالبرکات برقبہ 1 کنال میں سے 3 مرلہ 90 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ حمیدہ محمود مرزا صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرمہ طاہرہ طیبہ مرزا صاحبہ (بیٹی)
3۔مکرمہ مبشرہ راحیلہ رحمٰن مرزا صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرمہ منورہ محمود مرزا صاحبہ (بیٹی)
5۔مکرم کامران محمود مرزا صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم طارق محمود صاحب یوکے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ صدیقہ خانم صاحبہ زوجہ مکرم نذیر احمد صاحب شہید تخت ہزارہ ضلع سرگودھا اور والدہ محترم عارف محمود صاحب شہید تخت ہزارہ بقضائے الٰہی مورخہ 20/اگست 2015ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ 21/اگست کو نماز جمعہ کے بعد بیت مبارک میں مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ساہیوال اور اوکاڑہ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

❁ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی ازخود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

2 ستمبر 2015ء

12:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔اگست 2015ء (عربی ترجمہ)
1:25 am	آؤ اردو سیکھیں
2:00 am	Press Point
	Faith Matters
4:00 am	سوال و جواب (انگریزی زبان میں)
5:00 am	World News
	منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
6:00 am	یسرنا القرآن
	گلشن وقف نو
	Persecution of Ahmadies
7:50 am	آؤ اردو سیکھیں
	Press Point
	Story Time
9:35 am	نور مصطفویؐ
	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
	درس
	الترتیل
12:40 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2015ء
1:55 pm	سوال و جواب 3 دسمبر 1995ء (اردو زبان میں)
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14۔اگست 2015ء (سواحیلی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 نومبر 2009ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	Kids Time
	Faith Matters
	الترتیل
10:50 pm	World News
11:15 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2015ء

3 ستمبر 2015ء

12:30 am	دین حق کے افق
	دینی و فقہی مسائل
2:10 am	مشاعرہ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 نومبر 2009ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	World News
	تلاوت قرآن کریم
	الترتیل
6:15 am	جلسہ سالانہ یوکے 2015ء
7:20 am	دینی و فقہی مسائل
	مشاعرہ
8:55 am	Faith Matters
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	حضور انور کا خطاب بر موقع بیت الخدیجہ کی افتتاحی تقریب 16۔اکتوبر 2008ء
12:50 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جاپانی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس ملفوظات
5:25 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور) 31 مئی 2015ء
6:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔اگست 2015ء
7:55 pm	آؤ اردو سیکھیں
8:10 pm	مسیح ہندوستان میں
8:45 pm	Persian Service
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:20 pm	یسرنا القرآن
10:45 pm	الحوار المباشر Live

☆............☆............☆

بہتر بدلہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز صبح سویرے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہتر بدلہ عطا کر اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! مال روکنے والے کیلئے ہلاکت اور بربادی مقدر کر دے۔ (بخاری)

احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایا جات / صدقات مد امداد نادار مریضاں / ڈویلپمنٹ (DV) صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی" الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 29۔اگست

طلوع فجر	4:16
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:39

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29۔اگست 2015ء

7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔اگست 2015ء سیرت النبی ﷺ
8:55 am	جلسہ سالانہ یوکے 2015ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
2:15 pm	حضور انور کا خواتین سے خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2015ء لجنہ جلسہ گاہ سے (نشر مکرر)
3:45 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2015ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

میاں آٹوز ورکشاپ

تمام گاڑیوں کا آٹو مکینیکل + الیکٹریشن + ڈینٹنگ + پینٹنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

پروپرائیٹر: منصور احمد 0335-1172278

ریلوے روڈ ربوہ

طاہر رینٹ اے کار

نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے

رابطہ: طاہر محمود: 0334-6360782

جی بھر کے کریں شاپنگ۔ شاپنگ کر کے کریں موجیں

سیل۔ سیل سیل

صاحب جی فیبرکس

ریلوے روڈ ربوہ: 476212310-92+

www.sahibjee.com

فاتح جیولرز

www.fatehjewellers.com

Email:fatehjeweller@gmail.com

ربوہ فون نمبر: 0476216109

موبائل 0333-6707165

FR-10

سٹائلش بوتیک اینڈ سٹیچنگ

رکیے رکیے

اب آپ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں نہ فیصل آباد نہ لاہور اب آپ کے شہر ربوہ میں ہر قسم کے لیڈیز سوٹ سادہ اور برانڈڈ انتہائی مناسب قیمت میں دستیاب ہیں

ہمارے ہاں

Asim Jofa, Charizma, Maria B

Faraz Manan, Gul Ahmad, Khaadi

کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے

دکان نمبر 9 مبشر مارکیٹ نزد فاران ریسٹورنٹ ریلوے روڈ ربوہ فون نمبر: 0476214744

موبائل: whatsapp/viber 03007700144

www.facebook.com/sbrabwah

ربوہ میں پہلی مرتبہ۔ ٹاپ برانڈ ڈیزائنر پیور کولیکشن

کرزمہ پیور، ماریہ بی پیور، ثناء سفی ناز، نیڈلز، تھریڈ اینڈ موٹو، پیور گرِپ، ڈیجیٹل پرنٹ، پیور شیفون پرنٹ، لہنگا، ساڑھی، کامدار فراک کی ورائٹی

ہر قسم کی فینسی ورائٹی دستیاب ہے

نیوز اہد کلاتھ اینڈ بوتیک / رابطہ نمبر: 047-6213750 0333-9793375

facebook Id - EQAAN collection

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔

نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے

145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور

Cell:0332-4828432,0323-3354444

طالب دعا: قیصر خلیل خاں